© rasailojaraid.com

مکاتیب

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام حضرت مولانا المعظم دام مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ دراز ہوا، نہ ملاقات ہوئی اور نہ ہی کوئی رابطہ۔ باغ کانفرنس میں ملاقات کی توقع تھی بلکہ ساتھیوں کو میں نے عرض کی تھی کہ اجلاس کا اعلامیہ آپ کے مشورہ سے تیار ہو مگر آپ کانفرنس میں تشریف نہ لا سکے۔ البتہ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی تشریف ہمارے لیے بڑی خوشی کا باعث ہوئی اور ان سے ملاقات کا شرف پا کر دل کو بڑا سکون ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔

''بین الاقوامی منشور'' کی کاپی اور اس پر آپ کا تبصرہ دیکھا ہے۔ آپ کا تجزیہ اور اسلامی نقطہ نگاہ سے اس کی دفعات پر تبصرہ بڑا وقیع ہے مگر سوال یہ ہے، اسلامی دفعات کے تعارض سے صرف نظر بھی کریں تو انسانی نقطہ نگاہ سے جو دفعات رکھی گئی ہیں، کیا اس وقت فلسطین، عراق، افغانستان اور کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے، ان دفعات کے مطابق ہے؟ اگر نہیں تو اقوام متحدہ نے امریکہ کا کیا بگاڑ لیا جو ان دفعات کی دھجیاں بکھیر رہا ہے اور جوتے کی نوک پر بھی ان دفعات کو نہیں رکھتا؟ ایسے میں اس منشور کو زیر بحث لانا ہی ضیاع وقت ہے۔ بس قانون تو ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا چل رہا ہے۔ ہمارے مسلمان حکمران تو اپنی حکمرانی کے تحفظ کے لیے اسلامی دفعات کے خلاف اقدامات پر اعتراض کیا کرتے جبکہ اس منشور کو ان کی تائید بھی حاصل ہے۔ ان کو یہ غیرت بھی نہیں آتی کہ مسلمانوں کے ساتھ کس قدر انسانیت سوز سلوک کیا جا رہا ہے جس پر احتجاج کرنے سے قاصر ہیں۔

والسلام۔ آپ کا مخلص

(شیخ الحدیث مولانا) محمد یوسف

(دار العلوم تعلیم القرآن، پلندری، آزاد کشمیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۳/۵/۲۰۰۴

(۲)

محترم المقام ذوالمجد والاحترام حضرت العلام مولانا زاہدالراشدی صاحب زیدمجدہم

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم

مزاج گرامی بخیر۔ اللہ آپ کو سدا خوش رکھے اور آپ کی قومی وملی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین ثم آمین بحرمت سیدالمرسلین۔

آج مورخہ یکم ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/۲۱ مئی ۲۰۰۴ کو بذریعہ ڈاک جریدہ ''نوائے شریعت'' اور ایک خط ملا۔ مالہ وما علیہ پر مطلع ہوکر بڑی خوشی ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ میڈیا پر یہودیوں کا قبضہ ہے اور تجارت ومعیشت پر اقوام متحدہ کا کنٹرول ہے اس لیے انھی دونوں شعبوں میں عالم اسلام پستی اور تنزل کے شکار ہیں۔

نازک حالات کے تقاضوں کے مطابق اقوام متحدہ کی تاسیس، غرض وغایت، کردار اور منفی خدمات کو منظر عام پر لانا اور یہودیوں کی خباثت وشرارت کو اجاگر کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ مسلمانان عالم ہر معاملہ میں اقوام متحدہ کے دروازے کھٹکھٹانے کے بجائے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی تیاری اور کوشش کریں۔ جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل نے آج تک ایسی کوئی قرارداد پاس نہیں کی جس سے مسلمانوں کا فائدہ ہوتا ہو۔ ایسی صورت حال میں جریدہ ''نوائے شریعت'' کا اجرا واشاعت امید کی کرن ہے۔ امید ہے کہ اس میں حالات حاضرہ پر مضامین شائع ہوں گے۔

تازہ شمارے میں شامل اشاعت مضامین، انسانی حقوق کا عالمی منشور اور انسانی حقوق کا چارٹر نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس قسم کے مضامین ہمارے دینی جریدوں میں بھی شائع ہونے چاہییں۔ اللہ آپ کی محنت کو قبول فرمائے۔ امید ہے کہ ہر شمارہ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

محترم! آپ کے زیر ادارت نکلنے والا موقر جریدہ ''الشریعہ'' پابندی سے مل رہا ہے اور تبادلہ میں ''حق نوائے احتشام'' بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ ''الشریعہ'' شمارہ اپریل/مئی ۲۰۰۴ء میں مسجد اقصیٰ کے حوالے سے محترم جناب محمد عمار ناصر صاحب کا طویل مقالہ اور آپ کا اداریہ من وعن پڑھا اور تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا۔ مجھے اس مقالہ کے متعدد مقامات ودلائل پر اعتراضات وتحفظات ہیں۔ فی نفسہ مقالہ معیاری اور علمی ہے۔ شروع میں ارادہ تھا کہ اس پر لکھوں، لیکن حدیث 'من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ' اس میں حائل بن گئی۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ آج کل ماہنامہ ''اشراق'' میں موسیقی کی حلت پر مضامین شائع کیے جا رہے ہیں۔ اس وقت امریکہ بھیڑیا بن کر عالم اسلام کو تہس نہس کر رہا ہے اور اسلام کی بیخ کنی کرنے میں ہر حربہ استعمال کر رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں جہاد کی تیاری کے علاوہ ذلت ونکبت سے بچنے کا کوئی اور طریقہ نظر نہیں آتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

معذرت کے ساتھ مضمون ختم کرتا ہوں۔

اخوکم فی اللہ

(مولانا) محمد صدیق ارکانی

(استاد) جامعہ احتشامیہ، جیکب لائن، کراچی

۳ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ / ۲۳ مئی ۲۰۰۴ء

(۳)

۵/۱۷

گرامی قدر مولانا زاہد الراشدی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ مزاج گرامی؟

یورپین / مغرب کے تصور حقوق انسانی پر آپ کا مضمون اور 'توجہ دلاؤ نوٹس' ملا۔ شکریہ۔ موضوع کی اہمیت سے انکار ممکن ہی نہیں۔ جو کام ہاتھ میں ہیں، ان سے فارغ ہونے کے بعد، ان شاء اللہ، کچھ لکھنے کی کوشش کروں گا۔

کیا پاکستان کے دینی عناصر ایسے ہی ''ڈنگ ٹپاؤ'' کام کرتے رہیں گے کہ کبھی نصاب کا مسئلہ سامنے آ گیا تو دو چار اجلاس کر لیے، کبھی توہین رسالت کا موضوع اٹھا تو کچھ دن شور کر لیا؟ دینی سیاسی عناصر کا عدم اتحاد تو سمجھ میں آتا ہے، کیا غیر سیاسی دینی عناصر کو چند مشترکہ / متفق علیہ نکات پر جمع نہیں کیا جا سکتا تا کہ پلاننگ کے ساتھ کچھ دینی کام ہو سکے؟

مخلص

(ڈاکٹر) محمد امین

(سینئر ایڈیٹر اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

جامعہ پنجاب، لاہور

(۴)

۶/اپریل ۲۰۰۴ء

برادرم محترم

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کا خط اور مضمون ملے بہت دن ہو گئے۔ پچھلے عرصے میں میری مصروفیت کچھ

© rasailojaraid.com